حكم الاحتفال بالمولد النبوية

مروجہ عید میلا د النبی ﷺ

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں اور قیامت کے دن اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اجازت سے گناہ گار موحدین کی سفارش کر کے انہیں جہنم کے عذاب سے نجات دلوائیں گے، آپ ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کا حصہ ہے.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہاری اولاد، تمہارے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں'' [بخاری:15، مسلم:44].

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا:

۱- اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہو.

۲- کسی آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہو.

۳- کفر سے نجات پانے کے بعد اس میں واپسی اتنا ہی ناپسند ہو جتنا آگ میں گرنا''.

[بخاری:۱۶، مسلم:۴۳].

آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے ایک معیار مقرر فرمایا اور وہ معیار رسول اللہ ﷺ کی تابعداری ہے، فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ [آل عمران:۳۱].

''اے نبی! کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا''.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری تمام امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا'' سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول! کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں

داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا'' [بخاری: ۷۲۸۰].

رسول اللہ ﷺ کی نافرمانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مکمل اور کامل دین اسلام میں اپنی طرف سے نئی نئی بدعات ایجاد کی جائیں.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے'' [بخاری: ۲۶۹۷، مسلم: ۱۷۱۸].

اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''تم میری سنت کو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوطی سے تھام لو، اور دین میں نئی ایجاد کردہ چیزوں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے'' [ترمذی: ۲۶۷۶].

لوگ بدعات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے امت کو ہر اس بات کی خبر دے دی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوسکتا ہے.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس کے ذمے یہ بات واجب تھی کہ وہ اپنی امت کو ہر خیر اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرے جو وہ ان کے لیے جانتا تھا اور ہر اس شر اور برائی سے ڈرائے جو وہ ان کے لیے جانتا تھا'' [مسلم].

لوگوں کی ایجاد کردہ بدعات میں سے ایک بدعت ماہ ربیع الاول میں جشن میلاد النبی ہے. جو وہ ۱۲ ربیع الأول کو مناتے ہیں. اکثر مورخین رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت ۹ ربیع الأول بیان کرتے ہیں اور ۱۲ ربیع الأول آپ کا یوم وفات ہے، جس کو لوگوں نے عید کا نام دے دیا ہے یعنی عید میلاد النبی.

اسلامی عیدیں صرف دو ہیں

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں کے سال

میں دو دن مقرر تھے جن میں کھیلتے اور خوشیاں مناتے ہیں، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ ''یہ دو دن کیسے ہیں؟'' انھوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت سے ہم ان میں کھیلتے چلے آرہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے بدلہ میں دو بہتر دن عطا فرمائے ہیں وہ عید الفطر اور عید الأضحیٰ کے دن ہیں'' [ابو داود: ۱۱۳۴].

اس حدیث سے واضح ہے کہ اسلامی تہوار اور عیدیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مقرر شدہ ہیں لہذا جو شخص عید منانے کے لیے کوئی اور دن ایجاد کرے گا تو وہ بدعت ہو گی اور وہ مردود ہے.

جشن عید میلاد النبی ﷺ بدعت ہے

محمد رسول اللہ ﷺ ۶۳ برس اس دنیا میں رہے، ۲۳ سال آپ ﷺ کی نبوت رہی، ہر سال ماہ ربیع الأول آیا اور گزر گیا، آپ ﷺ نے کسی سال بھی اپنے میلاد کا جشن نہیں منایا اور نہ منانے کا حکم دیا، آپ کی وفات کے بعد ۳۰ سال تک خلفائے راشدین کا دور رہا، آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین خلیفہ رہے لیکن کسی سال بھی انھوں نے اس جشن کو نہیں منایا، صحابہ کرام کا دور ۱۱۵ھ تک رہا، پھر ان کے شاگرد تابعین کرام کا دور ۲۲۰ھ تک رہا، ائمہ اربعہ اور محدثین آئے، یہ تمام حب رسول ﷺ کے جذبہ سے سرشار تھے مگر کسی نے بھی عید میلاد کا جشن نہیں منایا.

آپ ﷺ سے آپ کی پیدائش کے دن روزہ رکھنا ثابت ہے، آپ ﷺ پیر کے دن روزہ رکھتے تھے، صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن اترنا شروع ہوا'' [مسلم].

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محفل میلاد منانا بدعات میں سے ہے اور اس میں اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے تہواروں کی مشابہت ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے'' [ابوداود:۴۰۳۱].

کیونکہ عیسائی ۲۵ دسمبر کو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن یعنی کرسمس ڈے مناتے ہیں اور ہندو رام چندر جی کا جنم دن مناتے ہیں، اور ہم مسلمانوں نے ان کی دیکھا دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا شروع کر دیا. کیا یہ جشن عید میلا دالنبی عیسائیوں اور ہندوؤں کی مشابہت نہیں ہے؟!

۱۲ ربیع الأول ۱۱ ھجری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم وفات ہے:

اکثر مؤرخین کے نزدیک آپ کی تاریخ پیدائش ۹ ربیع الأول ہے اور ۱۲ ربیع الأول ۱۱ھ سب کے نزدیک آپ کا یوم وفات ہے. کیا یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اس دن جشن منایا جائے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے، جس دن سارا مدینہ سوگوار تھا؟!

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس سے بہتر اور روشن دن میں نے کبھی نہیں دیکھا اور جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس سے تاریک دن میں نے کبھی نہیں دیکھا [ابن ماجہ:۱۶۳۱].

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا کہ وہ دنیا کی چمک دمک اور زیب وزینت میں سے جو چاہے لے لے یا اللہ کے پاس جو کچھ ہے اسے لے لے تو اس بندے نے اللہ کے پاس جو کچھ ہے اسے اختیار کر لیا. یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: ''ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان اس پر ہمیں تعجب ہوا، لوگوں نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کے بارے میں بتا رہے ہیں اور یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان (لیکن چند روز بعد یہ واضح ہوا کہ) جس بندے کو اختیار دیا گیا تھا وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ صاحب علم تھے'' [بخاری:۳۶۵۴، مسلم:۲۳۸۲].

''اسی طرح جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ملی تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور اتر کر مسجد نبوی میں داخل ہوئے، لوگوں سے کوئی بات نہ کی، سیدھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک دھاری دار یمنی چادر سے ڈھکا ہوا تھا، انہوں نے چہرہ مبارک کھولا اسے چوما اور روئے'' [بخاری:۴۴۵۳].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر (بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی میں کہا کہ ''جبرئیل ہر سال ایک دفعہ قرآن کا دورہ کرتا تھا اور اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن کا دورہ کیا، شاید میں اس سال وفات پا جاؤں، یہ سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں'' [بخاری:۳۶۲۴].

اسی طرح آخری دن مرض کی سخت تکلیف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی یہ دیکھ کر فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور کہنے لگیں: ہائے میرے والد کی تکلیف! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی''. اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں: اے انس! تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنی کیسے گوارہ کر لی'' [بخاری:۴۴۶۲].

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جری انسان بھی اس صدمے کو برداشت نہ کر سکے اور فرمانے لگے: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی فوت نہیں ہوئے''.

ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے خطبہ دیا اور فرمایا:

''امابعد! تم میں سے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے''. پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو آیات کی تلاوت کی: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾.

''بے شک خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں'' [الزمر:۳۰].

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئاً وَّسَيَجْزِى اللّٰهُ

الشّٰکِرِیْنَ﴾ [آل عمران:۱۴۴]. ''اور محمد تو صرف اللہ کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر ان کی موت واقع ہو جائے یا وہ قتل کر دیئے جائیں تو تم لوگ اپنی ایڑی کے بل پھر جاؤ گے (یعنی مرتد ہو جاؤ گے) اور جو الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور اللہ شکر گزاروں کو بڑا ثواب دے گا'' [بخاری:۳۶۶۷-۳۶۶۸].

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ کی قسم میں نے جونہی ابو بکر کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو جان گیا کہ یہ برحق ہے، پس میں ٹوٹ کے رہ گیا، حتیٰ کہ میرے پاؤں مجھے سہارا نہ دے سکے اور میں زمین کی طرف لڑھک گیا اور میں جان گیا کہ واقعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے''.

[بخاری:۴۴۵۴].

ان واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ۱۲ ربیع الأول ۱۱ھ کے دن مدینہ رسول کی فضا کتنی سوگوار تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کتنے غمزدہ تھے.

افسوس اس دن ہم خوشیاں منائیں، جھنڈیاں لگائیں، گھروں میں چراغاں کریں اور بازاروں میں نمائشوں کا اہتمام کریں کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی کا نام ہے؟

مشرکانہ افعال کا ارتکاب

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ حکم دیا کہ ''میری شان بیان کرنے میں تم اس طرح مبالغہ آمیزی مت کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو اور مبالغہ سے کام لیا، میں تو ایک بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو''.

[بخاری:۳۴۴۵].

مگر افسوس! محفل میلاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو سے کام لیا جاتا ہے، اور یا رسول اللہ! کہہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی جاتی ہے اور یہ عقیدہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب اور مختار کل ہیں، اور بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں، اس لیے دوران محفل تمام لوگ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں:

۶ کھڑے ہو جاؤ کہ نبی کی سواری آرہی ہے

یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے، رسول اللہ ﷺ قیامت سے پہلے اپنے روضہ اطہر سے باہر تشریف نہیں لائیں گے، اگر رسول اللہ ﷺ وفات کے بعد بھی دنیا میں آتے تو آپ ﷺ کی وفات کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی وہ حالت نہ ہوتی جو ۱۲ ربیع الأول ۱۱ھ کے دن تھی، جب آپ ﷺ صحابہ کرام کے آپس کے اختلافات کو دور کرنے کے لیے دنیا میں نہیں آئے تو آج محفل میلاد میں شرکت کے لیے کیسے آسکتے ہیں؟

۱۲ ربیع الأول کو لکڑی، کپڑے اور کاغذوں سے آپ کا نقلی روضہ تیار کیا جاتا ہے، بتائیے کیا یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے روضہ اقدس کی توہین نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے تو علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ ''ہر اونچی قبر کو برابر کردو'' [مسلم]. اور ہم پوری ڈھٹائی کے ساتھ نقلی روضہ تیار کریں.

یہ بھی عجیب بات ہے کہ اکثر محفل میلاد اور دیگر بدعات میں وہ لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں جو نماز با جماعت حتیٰ کہ جمعہ پڑھنے کا اہتمام بھی نہیں کرتے، وہ فرائض کے ترک کو گناہ بھی نہیں جانتے، گناہوں اور نافرمانیوں کے باعث ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہوتے ہیں، عید میلاد، شب براءت اور دیگر بدعات میں شامل ہو کر سمجھتے ہیں کہ ہم سے بڑھ کر محبّ رسول ﷺ کوئی نہیں.

ان بدعات میں شامل ہونے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ میدان حشر میں رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے اور اس پانی کی رسول اللہ ﷺ نے یہ صفت بیان فرمائی کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا، جو وہاں پانی پیئے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''حوض کوثر سے پانی پینے کے لیے ایک گروہ آگے بڑھے گا لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی، میں اللہ سے عرض کرونگا یا اللہ! یہ میرے ساتھی یعنی میرے امتی ہیں، آپ کو جواب دیا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے: **''سحقا سحقاً لمن غير بعدى''**.

''دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ جس نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا'' [بخاری: ۶۵۸۴، مسلم: ۲۲۹۰].

عیدمیلادالنبی ﷺ کی بدعت اس وجہ سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس کو ایجاد کرنے والا بنو عبیدالقداح عراق میں مذہب باطنیہ کے بانیوں میں سے تھا، یہ فاطمی کہلاتے تھے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہونے کے دعویدار تھے، ۳۶۲ھ میں ان کے دورحکومت کا آغاز ہوا اور انہیں کے دور میں مسلمانوں کے اندر عیدمیلادالنبی اور علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے میلاد کا آغاز ہوا، ان تقریبات کو ایجاد کرنے کا مقصد اپنے باطل باطنی مذہب اور فاسد عقیدوں کی نشرواشاعت کرنا تھا، کیا کوئی غیرت مند مسلمان ان فاطمیوں کی ایجاد کردہ بدعت کو منا سکتا ہے؟ یقیناً نہیں!!

آج اگر ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی یاد منانا چاہتے ہیں، ان کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے چند تقاضے ہیں:

پہلا تقاضا اللہ کی توحید پر ایمان لانا ہے

یعنی اس فرمان کو یاد کیا جائے جس فرمان کو لے کر محمد کریم ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور "قُوْلُوْا لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا وَتَمْلِكُوْا الْعَرب وَالْعَجم" کا نعرہ لگایا، انسانوں کو دعوت دی کہ لوگو "لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ" (اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی معبود برحق نہیں) کہہ دو فلاح پا جاؤ گے اور عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے".

رسول اللہ ﷺ جس فرمان الٰہی کو لے کر غار حرا سے نکلے اس فرمان الٰہی پر ایمان لانا حب رسول کا اصل تقاضا ہے، جس شریعت الٰہی میں نہ قبریں ہیں نہ خانقاہیں، نہ ہی منوں عرق گلاب سے مزاروں کا غسل ہے بلکہ اس فرمان کا خلاصہ اللہ کی توحید پر ایمان لانا ہے، اور ہر اس چیز کا انکار کرنا ہے جس کی اللہ کے سوا آج معاشرہ میں عبادت کی جا رہی ہے، ہر قسم کی عبادت خالص اللہ کے لیے کرنا اس دین اسلام کی اصل ہے.

دعا ہو یا عاجزی، خوف ہو یا محبت، عقیدت ہو یا انکساری یہ سب اعمال خالصتاً اللہ کے لیے کرنے کا حکم ہے: ﴿وَمَآ أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ﴾ [البینۃ:۵].

"اور ان کو حکم یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں"

اور دوسری اہم چیز اطاعت رسول ہے

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾.

''جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی'' [النساء:٨٠].

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر:٧].

''اور جو کچھ تم کو رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ''.

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً﴾ [الأحزاب:٧١].

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے پس اس نے بڑی کامیابی حاصل کی''.

اور یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کرنے والے ہی ناکام ہیں.

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾.

''جس دن ہم ان لوگوں کے چہرے جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کریں گے تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے'' [الأحزاب:٦٦].

حب رسول ﷺ کا تیسرا اہم تقاضا آپ پر درود وسلام پڑھنا ہے

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر صلاۃ وسلام پڑھنا افضل اور اعلیٰ عمل ہے، اس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً﴾. ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو'' [الأحزاب:٥٦].

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے'' [مسلم:٣٨٤].

آخری تشہد میں درود کا پڑھنا ضروری ہے، اذان کے بعد آپ ﷺ نے درود پڑھنے کی تعلیم دی، اور جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام کانوں میں سنائی دے اس کا پڑھنا ضروری ہے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے'' [ترمذی:۳۴۵].

''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ''. [بخاری: ۳۳۷۵، مسلم: ۵۹۶].

''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَتِهِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَتِهِ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ''.

[بخاری: ۳۳۶۹، مسلم: ۴۹۷].

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنا دین سمجھنے کی توفیق دے، اور دین پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، سنت رسول ﷺ پر عمل کی توفیق دے اور بدعات سے پرہیز کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

❀ جمعیۃ اقراء اور دار البلاغ کا مشن ❀

''**دار البلاغ**'' اور ''**جمعیۃ اقراء**'' کا نصب العین ''**صحیح عقیدہ وعمل**'' کی نشر واشاعت کے ذریعہ عام مسلمانوں کو ان کے اصلی مقصد زندگی سے روشناس کرانا اور انہیں ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلانا ہے، تاکہ وہ اپنے آپ کو دینی گمراہی اور غفلت کی گہری کھائی سے نکال کر آخرت کی کامیابی اور دنیا کی سعادت وکامرانی، عزت وسربلندی اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں، اس سلسلہ میں جو کاوشیں کی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱- تجدید ایمان — ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۲- حب رسول اللہ ﷺ کی آڑ میں مشرکانہ عقائد — ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۳- نماز نبوی ﷺ (نیا ایڈیشن) — ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن

عظیم خوشخبری

آج امت مسلمہ کی اکثریت باطل اور گمراہ کن عقائد ونظریات کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے، لہذا اسے صحیح اسلامی عقیدہ سے آگاہ کرانا ہر اس شخص کی ذمہ داری ہے جو صحیح عقیدہ کی نعمت سے مالا مال ہے. اسی لیے ''**جمعیۃ اقراء**'' اور ''**دار البلاغ**'' کے مشترکہ تعاون سے ''**اصلاح عقیدہ**'' کے شعار کے تحت ایک ''**انعامی مقابلہ**'' کے انعقاد کی خوشخبری دی جا رہی ہے، جو عالم اسلام کے معروف اسکالر ڈاکٹر صالح الفوزان حفظہ اللہ کی کتاب ''عقیدۃ التوحید'' پر مشتمل ہوگا. جس میں ان شاء اللہ قیمتی انعامات رکھے جائیں گے. تفصیل جلد ہی منظر عام پر آئے گی. مزید معلومات کے لیے ایمیل پر رابطہ کریں:

darulbalaagh@hotmail.com
iqrabel@yahoo.com